

عمومی جائزہ

انتہائی غیر یقینی عالمی ماحول میں پاکستان کو کیلنڈر سال 20ء میں کورونا وائرس کی دولہروں کا تجربہ ہوا۔ تاہم انسانی صحت اور معاشی اظہاریوں پر ان کا اثر قدرے کم رہا۔³ وبا اور اس کے ساتھ کیے جانے والے احتیاطی اقدامات، لاک ڈاؤن اور عالمی تجارت کے انجماد نے مالی سال 20ء کے دوران ملکی معاشی سرگرمی کو 0.47 فیصد گھٹا دیا جو ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں ہونے والی بہت چھوٹی کمی ہے۔⁴

یہاں اس بات پر زور دینا بر محل ہے کہ پاکستان قدرے مضبوطی کے ساتھ بحران میں داخل ہوا کیونکہ اس نے اپنے معاشی عدم توازن کو کافی حد تک قابو کر لیا تھا۔ کافی پالیسی گنجائش کی دستیابی کی وجہ سے پاکستان معیشت اور مالی شعبے کو درپیش خطرات کی گہرائی اور وسعت کی مناسبت سے پالیسی اقدامات تشکیل دینے میں کامیاب رہا۔ مالیاتی تعاون⁵ اور حکومت کی جانب سے تعمیراتی صنعت کے لیے ایک امدادی پیکیج کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے دوران سال نمومیں سست روی کو قابو کرنے اور قرضوں کے بہاؤ، سیالیت اور بینکوں اور قرض لینے والوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو برقرار رکھنے کے لیے متعدد اقدامات کیے۔ ان اقدامات میں پالیسی ریٹ میں جلد اور بھاری کمی، روزگار، صحت کی نگہداشت کی سہولتوں اور پیداوار، قرضوں کے التوا اور تشکیل نو، بینکوں کے کیپٹل کنزرویشن بفر میں کمی کے علاوہ متعدد دیگر اقدامات شامل تھے تاکہ لوگوں کے تحفظ اور فرموں اور گھرانوں کو بیکاری سہولتوں کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔ مجموعی طور پر اسٹیٹ بینک کے تحریک کے اقدامات سے گھرانوں اور کاروباری اداروں کو مالی سال 20ء کے جی ڈی پی کے 5 فیصد کے لگ بھگ ضروری معاشی مدد فراہم ہوئی۔

برق رفتار اور جامع پالیسی رد عمل، کووڈ 19 کی کم ہوتی ہوئی شدت اور اس کے ساتھ نقل و حرکت پر پابندیوں میں نرمی کے بعد کیلنڈر سال 20ء کی دوسری ششماہی میں معاشی بحالی کے آثار نمودار ہوئے۔ بڑے پیمانے پر ایشیا سازی (LSM) کا اشاریہ بحال ہو گیا اور اعتماد کاروبار اشاریہ اگست 2020ء سے مثبت ہو گیا۔ بیرونی محاذ پر جاری کھاتے میں کیلنڈر سال 03ء کے بعد پہلی بار فاضل درج کیا گیا۔ مزید برآں، پست شرح سود، قدرے مستحکم شرح مبادلہ اور ایکویٹی نرخوں میں زیر قابو تغیر پذیری سے ظاہر ہونے والے مالی حالات معاون رہے۔ تاہم غذائی قیمتوں کے دھچکوں کی وجہ سے مہنگائی بلند سطح پر رہی۔ بحالی کو بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسیوں بشمول موڈیز نے تسلیم کیا جس نے اگست 2020ء میں پاکستان کی ریٹنگ درجہ گھٹانے کے لیے زیر جائزہ سے مستحکم کردی (دیکھیے باب 1)۔

کیلنڈر سال 2020ء میں پاکستان کا مالی نظام چکد ار رہا۔ یہ ایک مشکل سال تھا جس میں کووڈ 19 کی وبا کا بحران آیا جس نے ملکی اور بین الاقوامی سطح دونوں پر غیر معمولی غیر یقینی کیفیت پیدا کی اور معاشی سرگرمیاں گھٹا دیں۔ دور اندیشانہ ضوابطی نظام کے تحت برسوں تک جمع شدہ مضبوط سرمایہ جاتی اور سیالیتی بفرز نے مالی نظام کو اپنا استحکام قائم رکھنے کے ساتھ ساتھ وبا کے دوران خدمات کی فراہمی جاری رکھنے کے قابل بنایا۔ اسٹیٹ بینک اور حکومت کی طرف سے اعلان کردہ بروقت پالیسی اقدامات بشمول امدادی کارروائیوں کے ساتھ وبا سے نمٹنے کی ایک مؤثر حکمت عملی نے مالی شعبے کو کثیر جہتی دشواریوں سے نمٹنے کی قوت فراہم کی۔

کورونا وائرس کی بار بار آنے والی لہروں سے عالمی برادری کو بدستور خطرہ ہے۔ 21 جون 2021ء تک اس وبا سے دنیا بھر میں 178 ملین افراد متاثر ہو چکے تھے اور 3.9 ملین ہلاکتیں ہو گئی تھیں۔¹

کووڈ 19 کے دھچکے نے عظیم کساد بازاری کے بعد عمیق ترین عالمی معاشی کساد پیدا کی۔ 2020ء کے دوران عالمی پیداوار میں 3.3 فیصد سکڑاؤ² بھی 09-2008ء کے عالمی مالی بحران (GFC) کے دوران ہونے والی 0.6 فیصد کمی سے کافی زیادہ تھا۔

ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی ہوئی منڈیوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں پیداوار کا سکڑاؤ کیلنڈر سال 20ء کے دوران بالترتیب 4.7 فیصد اور 2.2 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ بالخصوص جو ممالک اجناس کی برآمدات اور سیاحت پر انحصار کرتے ہیں نیز وہ جن کی پالیسی گنجائش محدود ہے انہیں بھاری پیداواری نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

جی ایف سی اور عالمی صحت بحران (GHC) دونوں کو اپنی اپنی خصوصیات کی بنا پر پالیسی سازوں کی جانب سے خصوصی لیکن متنوع اقدامات درکار تھے (دیکھیے باکس 1.1)۔ تاہم بحران کی غیر معمولی شدت کی بنا پر دنیا بھر میں مالیاتی اور زری حکام نے مکمل نتائج کو قابو کرنے کے لیے فوری اور بھرپور کارروائی کی۔ وسعت، رفتار اور حجم کے اعتبار سے مرکزی بینک کے اقدامات غیر معمولی تھے۔ نتیجتاً وبا کے آغاز پر عالمی مالی منڈیوں میں دیکھی گئی عدم یقین بظہار کا کافی جلدی کم ہو گئی جبکہ فنڈنگ منڈیاں کام کرتی رہیں اور سرمایہ کاروں کے احساسات بہتر ہو گئے۔

⁴ عالمی اقتصادی منظر نامہ (2021ء)، اپریل کے اعداد و شمار دیکھیے

⁵ پاکستان اقتصادی سروے مالی سال 20-19ء

¹ عالمی ادارہ صحت

² جی ایف سی۔ (2021ء)۔ عالمی اقتصادی منظر نامہ، اپریل

³ 21 جون 2021ء تک متعدد ی شماریات 22 ہزار ہلاکتوں کے ساتھ 9 لاکھ 50 ہزار تھے۔

وہا کی وجہ سے پیدا ہونے والی دشواریوں میں مالی شعبے کی کارکردگی اطمینان بخش رہی۔ کیلنڈر سال 20ء میں مالی شعبے کی مجموعی اثاثہ جاتی بنیاد 14.08 فیصد بڑھ گئی اور مالی گہرائی—جسے مالی اثاثہ جات اور جی ڈی پی کے تناسب سے ناپا جاتا ہے—مزید بڑھ کر 77.53 فیصد ہو گئی (دیکھیے جدول 1)۔

جدول 1: مالی شعبے کے اثاثوں کی ترکیب

	2020ء	2019ء	2018ء	2017ء	2016ء
اثاثے (ارب روپے)	33,925	29,741	26,526	24,734	21,853
شرح نمو (فیصد)	14.07	12.12	7.25	13.18	12.55
اثاثوں کی سال بہاؤ (فیصد)					
خرد مالکاری بینک	29.99	15.88	32.65	45.21	74.65
ترقیاتی مالی ادارے	16.50	58.12	4.60	9.18	9.63
غیر بینک مالی ادارے	26.97	13.03	8.74	-1.11	15.77
بیہ	13.03	14.99	6.03	8.21	31.81
سی ڈی این ایس	7.49	9.42	5.30	5.58	6.66
بینک	14.24	11.73	7.31	15.86	11.93
مجموعی اثاثوں میں فیصدی حصہ					
خرد مالکاری بینک	1.46	1.28	1.24	1.00	0.78
ترقیاتی مالی ادارے	1.29	1.27	0.90	0.92	0.96
غیر بینک مالی ادارے	5.01	4.50	4.46	4.40	5.04
بیہ	5.52	5.57	5.43	5.49	5.74
سی ڈی این ایس	12.67	13.44	13.77	14.03	15.04
بینک	74.06	73.94	74.20	74.16	72.44
اثاثے بطور جی ڈی پی کا فیصد					
خرد مالکاری بینک	1.13	0.95	0.90	0.74	0.56
ترقیاتی مالی ادارے	1.01	0.94	0.65	0.69	0.68
غیر بینک مالی ادارے	3.89	3.33	3.24	3.27	3.61
بیہ	4.29	4.12	3.94	4.08	4.11
سی ڈی این ایس	9.85	9.96	9.99	10.43	10.78
بینک	57.56	54.78	53.79	55.13	51.91
مجموعی اثاثے	77.73	74.09	72.50	74.34	71.65

نوٹ: بازار کی قیمتوں پر جی ڈی پی

ماخذ: اسٹیٹ بینک، ایس ای سی پی، سی ڈی این ایس اور پی بی ایس

خساروں میں کمی اور بیرونی رقوم کی بہتر آمد کی بنا پر ہوا، کیلنڈر سال 20ء کی دوسری ششماہی کے دوران بازار مبادلہ میں سابقہ تغیر پذیری کم ہو گئی۔ اگرچہ بازار زر کو دباؤ کا سامنا ہوا تاہم ادخالات کے نسبتاً بلند حجم کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے فعال انتظام سیالیت کے اقدامات کے نتیجے میں منڈی ہموار طور پر کام کرتی رہی۔ نیز ڈپازٹس کے وافر بہاؤ سے بین الینک سیالیت کو مدد ملی جس کی بہت ضرورت تھی (دیکھیے باب 2)۔

بینکاری شعبہ جو ملک کے مالی نظام پر چھایا ہوا ہے اور مالی شعبے کے لگ بھگ 75 فیصد اثاثے رکھتا ہے اور معیشت کی بیشتر مالی وساطت انجام دے رہا ہے، وبا کے دوران مناسب کارکردگی کا مظاہرہ کرتا رہا۔ اس نے مضبوط مالی اسباب اور چلک اور دشوار حالات میں خدمات کی فراہمی جاری رکھنے کے لیے عملی استعداد کا مظاہرہ کیا۔ اس شعبے نے اپنی اثاثہ جاتی بنیاد میں 14.24 فیصد کی بھرپور نمو درج کی جو تقریباً ساری حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری سے آئی تھی۔ نجی شعبے کی قرضے کی کمزور طلب، ڈپازٹس کی وافر آمد اور دیگر عوامل کے علاوہ وبائے متعلق معاون اقدامات کا مالی بوجھ اٹھانے کے لیے سرکاری شعبے کی جانب سے قرضے کا زیادہ استعمال سرمایہ کاریوں میں نمو کے کلیدی محرکات تھے۔

کیلنڈر سال 20ء کی پہلی ششماہی میں قرضہ جاتی خطرہ کمزور طبقات کی واپسی کی صلاحیت کے فقدان کی وجہ سے تھوڑا سا بڑھ گیا۔ تاہم جب سال کی دوسری ششماہی میں امدادی اقدامات کو تقویت ملی تو غیر فعال قرضے (NPLs) کم ہونے شروع ہو گئے۔ اس طرح مجموعی خاکہ خطر سنگین تشویش کا باعث نہیں بنتا۔ مزید یہ کہ کارپوریٹ شعبہ، جو بینکوں کے قرضوں کے جزدان کا بڑا حصہ استعمال کرتا ہے، اس کی کارکردگی اور قرض کی واپسی کی صلاحیت کیلنڈر سال 20ء کی تیسری سہ ماہی سے معاشی سرگرمی کی بحالی کے ساتھ بہتر ہو گئی۔ مزید برآں، بینکوں نے غیر فعال قرضوں کی مخصوص تمویں کے علاوہ اپنے قرضوں کے جزدان میں ممکنہ قرض نقصانات کو پورا کرنے کے لیے فعال طور پر تمویں بڑھا کر اور دوران دہی کا مظاہرہ کیا۔ بڑے قرضوں کے اکتشافات کے تجزیے سے قرض گاری کا دوران دہی نشانہ رویہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ بینکوں نے بہتر درجہ بندی رکھنے والے قرض گروہوں کو قرض گیر گروہوں کو، جن کی معاشی دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت ظاہر ہو رہی تھی، قرضے دیے۔

بینکاری شعبے کے منافع آوری کے اظہاروں میں نمایاں بہتری دکھائی دی جو کم سود اور انتظامی اخراجات کے علاوہ تمسکات کی فروخت میں فائدے سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ مضبوط آمدنی سے بینکاری شعبے کی چلک بڑھ گئی کیونکہ شرح کفایت سرمایہ کیلنڈر سال 20ء کے اختتام پر 156.1 بیسیس پوائنٹس بڑھ کر 18.56 فیصد ہو گئی (دیکھیے باب 3.1)۔

بلند اور تاحال موجود غیر یقینی کیفیات کی بنا پر مالی بازاروں کو کیلنڈر سال 20ء میں بڑھے ہوئے دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم غیر معمولی معاون اقدامات نے مالی منڈیوں میں معمول کی جلد بحالی میں مدد دی۔ پالیسی ریٹ میں بار بار کمی اور دیگر پالیسی اقدامات نے سرمایہ کاروں کے احساسات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ مثال کے طور پر کے ایس ای 100 انڈیکس میں ایک V شکل کی بحالی ظاہر ہوئی۔ اسی طرح زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے کی وجہ سے جو زیادہ تر ترسیلات زر کا بہاؤ بڑھنے، خدمات اور بنیادی آمدنی کے

سست روی کے باعث بیمہ کے پر بیم کی صنعت کی نمو کم رہی۔ اگرچہ حیاتی شعبے کے کلیمز کے شعبے میں اضافہ ہوا تاہم غیر حیاتی شعبے کے کلیمز معاشی سرگرمی میں نمایاں سست روی کے باعث کم ہو گئے (دیکھیے باب 5.3)۔

غیر مالی کارپوریٹ شعبے کی کارکردگی زری نرمی کی بنا پر مالی لاگت میں کمی سے بہتر ہو گئی۔ صف اول کی کارپوریٹ فرموں کی نفع آوری، سیالیت اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہار میں بہتری آئی گو کمزور طلب کے باعث فروخت اور کاروباری آمدنی کے اظہار کم ہو گئے۔ بالخصوص گاڑیوں، توانائی اور تیل اور پٹرولیم کے شعبوں کی فروخت میں واضح سکڑاؤ دیکھا گیا۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ بڑے کارپوریٹ کی نادر ہندگی کا امکان بہتر عملی کارکردگی کی وجہ سے تھوڑا کم ہو گیا (دیکھیے باب 6)۔

اگرچہ وبا سے کچھ عملی رکاوٹیں پیدا ہوئیں تاہم کیلنڈر سال 20ء کے دوران مالی بازار کے ڈھانچوں (FMI) کی کارکردگی اور پلک جوں کی توں رہی۔ پاکستان ریل ٹائم انٹرنیٹ سسٹمز کمپنیز (پرزوم) نے بلا تعطل دستیابی کے ساتھ زیادہ حجم کے سودے ٹرانزیکشنز کیے گو کہ سودوں کی مالیت کم ہوئی۔ وبا کے دوران صارفین کی ڈیجیٹائزیشن کے لیے ترجیح اور اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات نے ای بی بی کارڈوں کو بھرپور تقویت دی۔ اسٹیٹ بینک نے ایک جدید اور موثر قومی نظام ادائیگی کے مقصد کو حقیقت بنانے کے لیے 'راست' شروع کیا جو خوردہ سودوں کے لیے فوری ادائیگی کا نظام ہے اور قومی نظام ادائیگی حکمت عملی کے نفاذ کی جانب بڑا قدم ہے (دیکھیے باب 7)۔

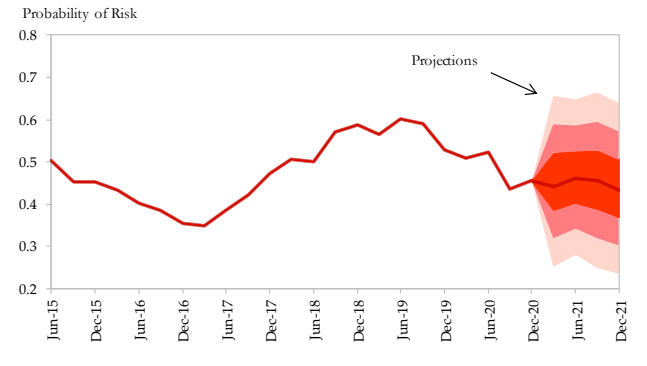
مالی استحکام کے اظہاروں کی کیفیت کی مجموعی تصویر سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال 2020ء کی دوسری سہ ماہی میں ضرر پذیری میں اضافہ ہوا جس کا سبب کووڈ 19 کا دھچکا تھا۔ تاہم برق رفتار اور مضبوط پالیسی اقدامات، کووڈ 19 کے اثرات کو قابو کیے جانے اور معاشی بحالی کے باعث بعد میں خطرات کم ہو گئے جیسا کہ مالی سال 21ء کے لیے تخمینہ شدہ جی ڈی پی نمو 3.94 فیصد سے منعکس ہوتا ہے (چارٹ 1A اور 1B)۔ بالخصوص اسٹیٹ بینک نے معاشی سرگرمی اور بینکاری نظام کے استحکام کو تقویت دینے کے لیے متعدد اقدامات کیے (دیکھیے ضمیمہ الف)۔ اس امر کی تصدیق دباؤ کی جانچ کے نتائج سے بھی ہوتی ہے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ بینکاری شعبہ آئندہ تین برسوں کے تخمینے کے مطابق مفروضہ منفی معاشی حالات میں بھی پلک رکھتا ہے۔ اطمینان بخش امر یہ ہے کہ بینکاری شعبے کی بالعموم اور نظامی لحاظ سے بڑے اہم بینکوں کی بالخصوص کفایت سرمایہ کی شرح دباؤ کی جانچ کے منظر ناموں میں بھی ضوابطی نشانے سے کافی اوپر ہے (دیکھیے باب 4)۔

مستقبل کو دیکھیں تو اسٹیٹ بینک کے سسٹمک رسک سروے کی ساتویں لہر (جو جنوری 2021ء میں کی گئی) پتہ چلا کہ عالم خطرات (مثلاً عالمی پیداوار میں سست روی اور اجناس

اسلامی بینکاری اداروں (IBIs) کی کارکردگی اثاثوں میں 30.0 فیصد اضافے کے ساتھ نمایاں رہی۔ ڈپازٹس کی بھرپور آمد سے فنانسنگ اور سرمایہ کاری میں توسیع کے لیے ضروری فنڈنگ فراہم ہوئی۔ منافع آوری بھی مضبوط رہی گو کہ اس کی رفتار معتدل ہو گئی۔ حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ شریعت سے ہم آہنگ اضافی طریقوں کی دستیابی سے اسلامی بینکاری اداروں کو اپنا خاکہ سیالیت بہتر بنانے میں مدد ملی (دیکھیے باب 3.2)۔

نان بینک مالی شعبے نے اپنی کارکردگی قائم رکھی گو کہ اس شعبے کے بعض اجزا کو دباؤ کا سامنا ہوا۔ ترقیاتی مالی اداروں (DFIs) کی اثاثہ جاتی بنیاد کی نمو کی رفتار کم ہو گئی جس کا سبب سرمایہ کاریوں کی سست روی تھی۔ پچھلے سال قرض گیری کے باعث ہونے والی توسیع کے برخلاف کیلنڈر سال 20ء کے دوران اثاثہ جات میں ڈپازٹس، ایکویٹی اور قرض گیری کے سبب اضافہ ہوا۔ اگرچہ ترقیاتی مالی اداروں میں بھرپور منافع درج کیا گیا تاہم شرح کفایت سرمایہ میں خطرہ بازار کے بہ وزن اثاثوں (market risk weighted assets) میں اضافے کی وجہ سے کچھ اعتماد دیکھا گیا (دیکھیے باب 5.1)۔

چارٹ 1 الف: مالی شعبے کی روپ پذیری کا اشاریہ (ایف ایس وی آئی)



Source: Staff Estimates

کیلنڈر سال 20ء میں نان بینک مالی اداروں (NBFIs) کے اثاثے 26.97 فیصد (کیلنڈر سال 19ء میں 13.03 فیصد) بڑھ گئے۔ اثاثوں میں نمایاں اضافہ زیادہ تر بازار زر میں میوچل فنڈز اور آمدنی فنڈز زمرے میں اضافے کی وجہ سے ہوا۔ تاہم معاشی سرگرمی میں سست روی فنانسنگ کے کاروبار میں شامل این بی ایف آئیز کی اثاثہ جاتی بنیاد میں سکڑاؤ اور لگاؤ پر متبہ ہوئی۔ بینکوں اور این بی ایف آئیز کے درمیان باہمی ربط کے خطرات میوچل فنڈ کے شعبے کے ملکی سپورٹ کے لیے بینکوں پر انحصار سے ابھرتے رہے (دیکھیے باب 5.2)۔

بیمہ اور مکافل کی صنعت نے اپنی کارکردگی قائم رکھی اور اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کیلنڈر سال 20ء میں 13.03 فیصد بڑھ گئی۔ حیاتی اور غیر حیاتی شعبہ جات دونوں نے حکومتی تسکات میں آکٹاف کے ذریعے خطرے سے گریز کے رویے کا اظہار کیا۔ تاہم وبا کی بنا پر آنے والی

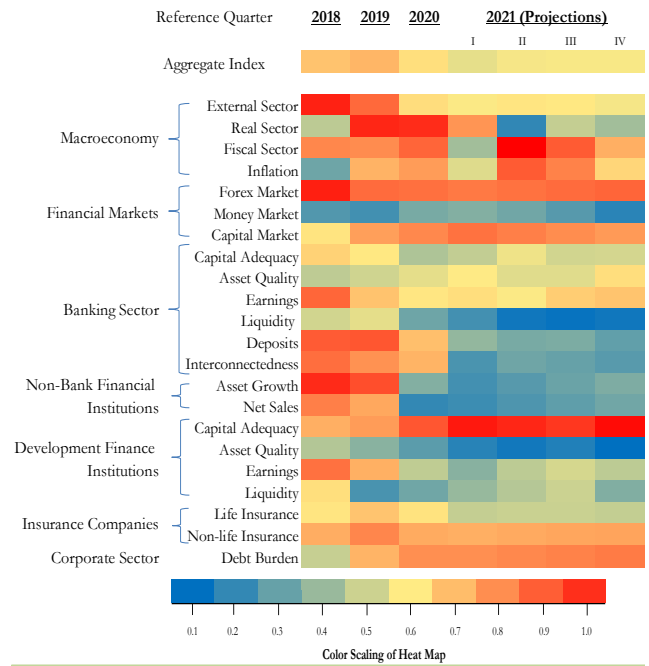
مقامی محاذ پر پاکستان کا مالی شعبہ معاشی مصائب برداشت کرنے میں کامیاب رہا ہے۔ اب تک تعاون کے پالیسی اقدامات میں قرض لینے والوں کی نادرہنگی سے بچا گیا ہے اور بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت بڑھی ہے۔ دستیاب اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ جن قرض گیاروں کو اتوائے قرض اور تشکیل نو کی سہولت دی گئی وہ باقاعدگی سے اپنی مالی ذمہ داریاں پوری کر رہے ہیں۔

مزید یہ کہ پاکستان میں کوڈ 19 کی تیسری لہر بظاہر اپنے نقطہ عروج تک پہنچ چکی ہے، ٹیکے لگائے جانے کی مہم تیز ہو رہی ہے اور چین سے شراکت میں ٹیکوں کی مقامی تیاری سے اسے میں مزید تیزی آئے گی۔ علاوہ ازیں جڑواں توازن بہتر ہونا شروع ہو گیا ہے، بیرونی توازن مثبت ہو گیا ہے اور مالیاتی خسارہ سکڑ رہا ہے۔ یہ مثبت پیش رفت معاشی شعبے کی بھرپور اور پائیدار بحالی کے امکانات بڑھا رہی ہے۔ وبا کے حوالے سے حوصلہ افزا صورت حال اور معاشی صورت حال میں بہتری کے ساتھ مالی استحکام کو درپیش بقیہ خطرات کے کم ہونے کا امکان ہے اور امید ہے کہ یہ شعبہ سال کے بقیہ حصے کے دوران بہتر امکانات کا حامل ہو گا۔

تاہم اس قسم کی بحالی کی پائیداری زیادہ تر وائرس کی نئی شکلوں (variants) کے سامنے آنے اور ویکسینیشن مہموں کی کامیابی کے امکان سے مشروط ہے۔ مزید یہ کہ عالمی اور ملکی بحالی میں کسی تاخیر سے قرض گیاروں کی قرض واپسی کی صلاحیت متاثر ہوگی جس سے ادائیگی قرض کے مسائل جنم لے سکتے ہیں۔ اس طرح بینکوں کو مسلسل صورت حال کا جائزہ لینا ہو گا خصوصاً قرض گیاروں کی ادائیگی کی صلاحیت کے حوالے سے اور اگر ضروری ہو تو متعلقہ فریقوں کے ساتھ مشاورت سے اپنے بزنس ماڈلز میں ضروری ردوبدل کرنی ہوگی۔ جہاں تک اسٹیٹ بینک کا تعلق ہے، وہ مسلسل سامنے آنے والی صورت حال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور مالی استحکام کو تحفظ دینے کے لیے جو بھی اقدامات ضروری ہوں کرنے کے لیے تیار ہے۔

کی قیمتوں میں تغیر پذیری) کے علاوہ، مہنگائی میں اضافہ، معاشی سست رفتاری اور سائبر سیورٹی کے خطرات آئندہ چھ ماہ کے دوران مالی نظام کے استحکام کے لیے تشویش کا باعث ہوں گے (دیکھیے باکس 1)۔ سائبر سیورٹی اور من لائڈ رنگ ردہشت گردی کی فنائنگ مالی شعبے کے لیے کلیدی عملی خطرات ہیں۔ اسٹیٹ بینک مسلسل بینکوں سے رابطہ رکھے ہوئے ہے تاکہ وہ سائبر سیورٹی کے خطرات سے بچنے کے لیے اپنی تیاری بڑھائیں۔ اگرچہ مختلف اداروں کی صورت حال مختلف ہے تاہم پاکستان میں بینک بدستور اپنی سائبر لچک بہتر بنانے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ مزید برآں، اس شعبے کی سالمیت اور استحکام بڑھانے کے لیے فیٹف کے معیارات کی تکمیل لازمی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان نے فیٹف کے ساتھ طے پانے والے تمام ایکشن پلان آئٹمز پر خاصی پیش رفت دکھائی ہے اور 127 ایکشن آئٹمز میں سے 24 کو بڑی حد تک پورا کر لیا ہے۔⁶

چارٹ 1 ب: مالی شعبے کا نقشہ وحدت



آگے چل کر مالی استحکام کے خطرات زیادہ تر کوڈ 19 کی حرکیات اور اس کے ہمراہ سامنے آنے والے معاشی مضمرات پر منحصر ہوں گی۔ دنیا بھر میں ویکسینیشن کی برق رفتار مہم بشمول ابھرتی ہوئی وائرس کی قسموں کے خلاف اثر انگیزی اور پھیلاؤ پر قابو سے عالمی معاشی رفتار بڑھ سکتی ہے اور ایک سازگار بیرونی ماحول پیدا ہو سکتا ہے۔ تاہم سماجی حالات میں معمول کی بحالی اور مجموعی طلب میں اضافہ تیل اور اجناس کی قیمتوں میں اضافہ کر سکتا ہے جس سے جاری کھاتے پر دباؤ بڑھے گا۔ نیز ترقی یافتہ معیشتوں میں زری پالیسی کے معمول پر آنے سے بیرونی فنڈنگ کی لاگت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔